Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 5 | منگل 7 رمضان ۔1418ھ 6 صلح 1377ھش 6-جنوری 1998ء

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ آپ نے میری صحت کے بارہ میں دریافت کیا ہے۔ اور دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔

میری صحت پہلے سے بہتر ہے تاہم مختلف عوارض کی وجہ سے کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں میری طرف سے نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے میری کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست کردیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترک شر دوسرا افاضہ خیر۔ ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضہ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو۔ انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا۔ دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 466)

یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

اس مہینہ میں خدا تعالیٰ نے دن کے وقت ایسی ضروری چیزوں سے رکے رہنے کا حکم دیا تھا۔ ان چیزوں سے بڑھ کر اور کوئی چیزیں ضروری نہیں۔ بے شک سانس لینا ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ مگر انسان اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اس واسطے بنایا ہے کہ جب انسان گیارہ مہینے سب کام کرتا ہے۔ اور کھانے۔ پینے۔ بیوی سے جماع کرنے میں مصروف رہتا ہے تو پھر ایسی ضروری چیزوں کو صرف دن کے وقت خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک ماہ کے لئے ترک کر دے تو پھر دیکھو جہاں ایک طرف ان ضروری اشیاء سے منع کیا ہے۔ دوسری طرف تدارس (کلام الٰہی) قیام (-) اور صدقہ وغیرہ کا حکم دیا ہے۔ اور اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ جب ضروری چیزیں چھوڑ کر غیر ضروری چیزوں کو خدا کے حکم سے اختیار کیا جاتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے برخلاف غیر ضروری چیزوں کو حاصل کیا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں دعاؤں کی کثرت تدارس (کلام الٰہی) قیام کا ضروری خیال رکھنا چاہئے۔(-)

مگر افسوس کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس مہینہ میں خرچ بڑھ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحری کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں۔ اور مشکل سے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا۔ نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ پر کر کے کھایا جاوے۔ یاد رکھو اسی مہینہ میں ہی (کلام الٰہی) نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اور (کلام الٰہی) لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے۔ اسی کی ہدایت کے بموجب عملدرآمد کرنا چاہئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا اور متقی بن سکتا ہے۔ اور اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے (ارشاد الٰہی ہے) تو کہہ دے۔ (-) میں قریب ہوں۔ اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں۔ جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تاکہ وہ مراد کو پہنچ سکیں۔ اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی۔

(از خطبہ یکم نومبر 1907)

OOO

انسان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہ کچھ مشکل امر نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 97-12-25ء کو مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی شادی بہمراہ عزیزہ سعیدہ سلطانہ بنت راجہ فاضل احمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ منعقد ہوئی اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔

ان کا نکاح مورخہ 97-12-24ء کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بوقت عصر بیت المبارک میں مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا تھا۔ عزیزہ سعیدہ سلطانہ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور (وفات یافتہ) سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرمہ امتہ المنان قمر صاحبہ اہلیہ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم ربوہ تحریر کرتی ہیں

میری بیٹی ڈاکٹر امتہ الشکور اہلیہ ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام "ابدال احمد" عطا فرمایا ہے۔

میری بیٹی اور داماد دونوں ان دنوں نصرت جہاں سکیم کے تحت مورو گورو (Morogoro) تنزانیہ کے احمدیہ میڈیکل سنٹر میں طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں نومولود مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب (وفات یافتہ) راولپنڈی کا پوتا اور میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ کا نواسہ اور صلاح محمد صاحب آف دھوڑیاں علاقہ پونچھ کشمیر کا پڑنواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا کرے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ کو 14۔دسمبر 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام گورنمنٹ ہائی سکول بشیر آباد حال ربوہ کا پوتا اور مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب باجوہ میرپور خاص کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6 صلح 1377 ہش — 6 جنوری 1998ء

انعامات اور احسانات - پیار کا ذریعہ

یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جب کسی پر کوئی احسان کیا جاتا ہے یا کسی کو انعام سے نوازا جاتا ہے یا کسی کی طرف محبت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے تو اس کے دل میں شکر گزاری بھی پیدا ہوتی ہے اور محبت بھی بڑھتی ہے۔ اور فطرت کا یہ خاصہ ایسا ہے کہ بچپن سے لے کر زندگی کے آخری حصے تک یہ ہمیں نمایاں ہو کر نظر آتا ہے۔ بچے کا رجحان بھی زیادہ اس شخص کی طرف ہوتا ہے جو اسے کچھ نہ کچھ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بچے کو کوئی کھانے کی چیز دے۔ اور وہ لذیذ ہو اور وہ چیز اسے بار بار دی جائے تو بچے کا اس کی طرف زیادہ رجحان ہو جاتا ہے۔ وہ جھٹ سے اس کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ اس سے لپٹ جاتا ہے۔ اس سے پیار کرتا ہے۔ اور جوں جوں اس کی عمر بڑھتی ہے اور اسے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں۔ اسے کچھ دیتے ہیں اس کا کوئی کام کر دیتے ہیں۔ وہ گرتا ہے تو اسے اٹھا لیتے ہیں۔ اسے کسی چیز کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ اس کا رابطہ بڑھنے لگتا ہے۔ وہ ان سے پیار کرتا ہے۔ اور یہ معاملہ ساری عمر جاری رہتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے پیار کرے اور پیار کا اظہار کرے۔ کہتے ہیں کہ پیار کو اگر صرف دل میں رکھا جائے تو اس کا کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔ پیار کریں تو پیار کا اظہار کریں۔ دل میں پیار کا جذبہ پیدا ہو تو اس کا اظہار زبان سے بھی ہو اور کاموں سے بھی ہو۔ اگر آپ یونہی کہتے رہیں کہ مجھے فلاں شخص سے پیار ہے اور آپ اس کے کام آسکنے کے باوجود اس کے کام نہ آئیں تو اس شخص کو کبھی اس بات کا یقین پیدا نہیں ہو سکتا کہ آپ کے دل میں اس کا پیار ہے۔

پس انسانی فطرت چاہتی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے پیار کریں۔ ایک دوسرے کے کام آئیں اور ایک دوسرے کو صاف طور پر یہ بات نظر آئے کہ کوئی شخص ہم سے پیار کرتا ہے۔ اور پیار کرنے کے طریق کوئی ایک دو نہیں ہیں۔ بہت سے ہیں۔ باتوں سے پیار کریں۔ کسی کے کام آکر اس سے پیار کریں۔ کسی کی مدد کر کے اس سے پیار کریں۔ کسی کو مشکل سے نکال کر اس سے پیار کریں۔ گویا کہ ایسی بات کریں اور ایسے کام کریں کہ دوسرا شخص یہ محسوس کرنے لگے کہ آپ اس سے پیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر چیز عطا کرتا ہے۔ بن مانگے بھی اور مانگنے پر بھی۔ بن مانگے تو اس نے اتنی زیادہ چیزیں ہمیں دی ہوئی ہیں کہ ہم ان کا شمار ہی نہیں کر سکتے۔ اور ان کے بغیر زندگی بسر ہی نہیں کر سکتے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ مانگنے والی چیزوں کے بغیر زندگی بسر کر سکیں۔ آخر مانگتے اس وقت ہیں جب کسی چیز کا خیال آتا ہے۔ اگر خیال نہ ہی آتا تو مانگتے بھی نہ اور اس چیز کے بغیر زندہ بھی رہتے۔ لیکن بن مانگے جو کچھ اس نے دیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ اس کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے اور اگر ہم اس بات کو بخوبی سمجھ جائیں تو ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کا از خود پیار پیدا ہونے لگتا ہے اور جوں جوں ہم اس بات پر غور کرتے ہیں۔ پیار بڑھتا چلا جاتا ہے۔

پس آیئے ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے احسانات کے متعلق سوچیں، غور کریں اور ان کا ذکر کرتے رہیں۔ اس سے ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا پیار بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

دل کے داغوں کو آنسوؤں سے دھو
رو، مری جان، زندگی بھر رو
بہنے لگتی ہے آنکھ آپ ہی آپ
دل میں جب جذبۂ ندامت ہو
تیرے اعمال بھی تو کھیتی ہیں
صبح شام اس میں نیکیاں ہی بو

ابوالاقبال

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے قرارداد تعزیت

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر بہت افسوس اور رنج کا موجب ہوئی کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور امیر مقامی ربوہ مورخہ 10 دسمبر 1997ء کو قریباً 87 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی وفات کے تین سال بعد 17 مارچ 1911ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ اس لحاظ سے آپ کو حضرت بانی سلسلہ سے بہت قریب کا زمانہ میسر آیا۔ یہ زمانہ یا اس کے زمانے کا قرب خوش نصیبوں کو ہی ملتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لمبی زندگی، بھرپور خدمت اور انجام بخیر بتاتا ہے کہ وہ ان سعادتوں سے فیضیاب ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت صاحب نے خطبہ فرمودہ 12 دسمبر میں آپ کا بہت ہی محبت بھرا ذکر خیر فرمایا اور انہیں حضرت بانی سلسلہ کا روحانی فرزند قرار دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ ایسے وجود تھے جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کی بشارات سے بھی حصہ پایا۔ اگرچہ بظاہر وہ بشارات حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سے متعلق تھیں لیکن وقت نے بتایا کہ ان بشارات کی برکات سے حصہ پانے والا وجود جس پر ان بشارات کا اطلاق بہت خوبصورتی سے ہوتا ہے وہ ان کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تھے۔ مثلاً حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارے میں 1907ء کی بشارات کہ اللہ نے اسے خلاف توقع لمبی عمر دی اور اللہ نے صاحب امر بنایا۔ آپ کے حالات زندگی ثابت کرتے ہیں کہ لمبی عمر پانے اور صاحب امر بنائے جانے کی خصوصیات مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف میں بہت نمایاں طور پر پوری ہوئیں۔ انہوں نے مختلف عوارض اور خصوصاً دل کی مرض کے باوجود خلاف توقع لمبی عمر پائی۔ اور 45 بار صاحب امر بنے یعنی امیر مقامی کی اہم ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب بے لوث اور ہمدرد انسان تھے۔ دوسروں کی خبر گیری کرنے والے، ان کے لئے درد رکھنے والے اور اپنی ذات کے لئے بے فکر وجود تھے۔ ان کی سادگی اور مزاج کا دھیما پن ان کی زندگی کا شعار بن چکا تھا۔ صاحب امر کی حیثیت سے ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آپ ایک نڈر اور بہادر انسان تھے۔ امامت پر جان چھڑکتے تھے اور کوئی ناشائستہ بات نظام امامت کے بارے میں ان کی برداشت سے باہر ہوتی تھی۔ امامت کی تائید میں وہ ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔ امامت کی بے حد فرمانبرداری، جاں نثاری اور پاسبانی میں ایک روشن مثال تھے۔

آپ نے جملہ مفوضہ ذمہ داریوں کو نہایت کامیابی سے امامت کے منشاء کے عین مطابق سر انجام دیا۔ زبردست منتظم تھے۔ ان کے بے شمار اوصاف عالیہ میں عاجزی اور انکساری کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔

لاریب ایک پاک اور سرتاپا جاں نثارِ احمدیت وجود ہم سے رخصت ہوا۔ ان کی خدمات کے حوالہ سے ان کی یاد ہمیشہ زندہ رہے گی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ اس عظیم سانحہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (جن کے سپرد امارت مقامی اور اور نظارت علیاء کی ذمہ داری ہوئی ہے) اور دیگر بہن بھائیوں، نیز تمام افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمائے۔ آمین

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ اس قرارداد کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے ساتھ بھی اور خاص طور پر اہالیان ربوہ کی خدمت میں بھی اپنی ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ
افتخار احمد ایاز
امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیّر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقین عمل

تمہیں برا تو لگے گا مگر واقعہ یہی ہے کہ عورت سچ بہت کم بولتی ہے۔ اس کے نزدیک اپنے خاوند کو خوش کرنے کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے اور سچائی کی کم۔ جب اسے پتہ لگتا ہے کہ فلاں بات کے معلوم ہونے پر میرا خاوند ناراض ہو گا تو بھی اس معاملے میں جھوٹ ہی بولتی ہے سچائی سے کام نہیں لیتی کیونکہ وہ ڈرتی ہے کہ اگر میں نے سچ بولا تو میرا خاوند ناراض ہو گا۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں محکوم نہیں مجھے مرد کے برابر حقوق حاصل ہیں اور دوسری طرف وہ مرد سے ڈرتی ہے اگر اس کا مرد سے ڈرنا ٹھیک ہے تو پھر وہ محکوم ہے۔ اسے دنیا کے کسی فلسفے کسی قانون نے آزاد نہیں کیا۔ اور اگر وہ مرد کے برابر حقوق رکھتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ جھوٹ بولے اور اس طرح صداقت پر قائم نہ رہے جس طرح آزاد مرد صداقت پر قائم رہتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے لیکن تمہاری اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تمہیں اپنے دل میں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ تم آزاد ہو یا نہیں۔ اگر تم آزاد نہیں ہو تو کہو خدا نے ہم کو غلام بنا دیا ہے۔ اور چھوڑو اس بات کو تمہیں مردوں کے برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور اگر تم آزاد ہو تو خاوند کے ڈر کے مارے جھوٹ بولنا اور راستی کو چھپانا یہ لغو بات ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی عورت میں کام کرنے کی عادت بہت کم ہے۔ لجنہ بنی ہوئی ہے اور کئی دفعہ میں اسے اس طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں مگر ہنوز روز اول والا معاملہ ہے۔ تمہیں اپنے کالج کے زمانے میں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ عورت کی زندگی زیادہ سے زیادہ کس طرح مفید بنائی جاسکتی ہے یہ پرانا دستور جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور اب بھی ہے۔ کہ کھانا پکانے کا کام عورت کے ذمے ہے۔ اس میں اب تبدیلی کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں عورت صرف کھانے پینے کے کام کے لئے ہی رہ گئی ہے۔ اس کے پاس کوئی وقت ہی نہیں بچتا جس میں وہ دینی یا مذہبی یا قومی کام کر سکے۔ یورپ کے مدبرین نے مل کر اس کا کچھ حل سوچا ہے اور اس وجہ سے ان کی عورتوں کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ مثلاً یورپ نے ایک قسم کی روٹی ایجاد کر لی ہے۔ اسے ہمارے ہاں ڈبل روٹی کہتے ہیں۔ یہ روٹی عورتیں گھر میں نہیں پکاتیں بلکہ بازار سے آتی ہے اور مرد اور عورت اور بچے سب اسے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ بادشاہ کے ہاں کیا دستور ہے آیا اس کی روٹی بازار سے آتی ہے یا نہیں۔ لیکن یورپ میں ایک لاکھ میں سے 99999 یقیناً بازاری روٹی ہی کھاتے ہیں اور اس طرح وہ اپنا بہت سا وقت بچا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس قسم کے کھانے پکانے کے برتن (ککر) نکالے ہوئے ہیں جن سے بہت کم وقت میں سبزی اور گوشت وغیرہ تیار ہو جاتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی زندگیاں اس طرح ڈھال لی ہوئی ہیں کہ عام طور پر وہ ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں۔ یورپ میں بالعموم چار کھانے ہوتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ' دوپہر کا کھانا' شام کا ناشتہ اور رات کا کھانا۔ عام طور پر درمیانی طبقے کے لوگ صبح کی چائے گھر پر تیار کر لیتے ہیں۔ باقی دوپہر کے کھانے اور شام کی چائے وہ ہوٹل میں کھا لیتے ہیں اور شام کا کھانا گھر پر کھاتے ہیں۔ پھر سرد ملک ہونے کی وجہ سے ایک وقت کا کھانا کئی کئی وقت چلا جاتا ہے اور پھر کھانے انہوں نے اس قسم کے ایجاد کر لئے ہیں جن کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے مثلاً کولڈ میٹ ہے روٹی بازار سے منگوا لی اور کولڈ میٹ کے ٹکڑے کاٹ کر اس سے روٹی کھا لی۔ ہمارے ہاں ہر وقت چولہا جلتا ہے جب تم کالج میں تعلیم حاصل کرنے آئی ہو تو تمہیں یہ بھی سوچنا پڑے گا کہ تم اب اپنی زندگی کس طرح گذارو گے۔ اگر چولہے کا کام تمہارے ساتھ رہا تو پھر پڑھائی بالکل بے کار چلی جائے گی۔ تمہیں غور کر کے اپنے ملک میں ایسے تغیرات پیدا کرنے پڑیں گے کہ چولہے پھونکنے کا شغل اگر کم سے کم وقت میں محدود کر دیا جائے مثلاً اس کے لئے ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام رکھ لیا جائے تب بھی اور کاموں کے لئے تمہارے پاس بہت سا وقت بچ سکتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تم نوکر رکھ لو گی۔ نوکر رکھنے کا زمانہ اب جا رہا ہے۔ اب ہر شخص نوکر نہیں رکھ سکے گا بلکہ بہت بڑے بڑے لوگ ہی نوکر رکھ سکیں گے کیونکہ نوکروں کی تنخواہیں بڑھ رہی ہیں۔ اور ان تنخواہوں کے ادا کرنے کی متوسط طبقے کے لوگوں میں بھی استطاعت نہیں ہو سکتی۔

جب میں یورپ گیا ہوں اس وقت تک ابھی نوکروں کی تنخواہیں اتنی زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ تب بھی ہم نے جو عورت رکھی ہوئی تھی اسے ہم 21 شلنگ ہفتہ وار یا 60 روپیہ ماہوار دیا کرتے اور ساتھ ہی کھانا بھی دیتے تھے پھر ان کی یہ شرط بھی ہوا کرتی تھی کہ ہفتہ میں ایک دن کی پوری اور ایک دن کی آدھی چھٹی ہو گی۔ ڈیڑھ دن تو اس طرح نکل گیا جس میں گھر والوں کو خود کام کرنا پڑتا تھا۔ آقا بہتیری شور مچاتی رہے کہ کام بہت ہے وہ کہے گی کہ میں نہیں آسکتی کیونکہ میری چھٹی کا دن ہے پھر جتنا وقت مقرر ہوا اس سے زیادہ وہ کام نہیں کرے گی کتنا بھی کام پڑا ہو وہ فوراً چھوڑ کر چلی جائے گی۔ اور کہے گی کہ وقت ہو چکا ہے۔ اور دراصل اس میں ان کا کوئی قصور نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے اختیار میں ہی نہیں ہوتا کہ زیادہ کام کریں کیونکہ وہاں ہر طبقے کے لوگوں کی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ کوئی گھر کے نوکروں کے انجمن ہے کوئی قلیوں کی انجمن ہے۔ کوئی انجنوں میں کوئلہ ڈالنے والوں کی انجمن ہے کوئی استادوں کی انجمن ہے۔ ان انجمنوں کی سفارش کے بغیر کسی کو کوئی نوکری نہیں ملتی اگر وہ زائد کام کریں تو انجمن کی ممبری سے ان کا نام کٹ جاتا ہے اور پھر انہیں ملازمت نہیں ملتی۔ ہمیں وہاں مضمون لکھنے کے لئے ایک ٹائپسٹ کی ضرورت تھی۔ دفتر نے ایک عورت اس غرض کے لئے رکھی وہ چیکوسلواکیہ کی رہنے والی تھی اسے ہمارے مضامین پڑھنے کے بعد سلسلہ سے دلچسپی ہو گئی۔ مگر مشکل یہ تھی کہ اس کا وقت ختم ہو جاتا اور ہمارا کام ابھی پڑا ہوا ہوتا۔ بعض دفعہ ہمیں دوسرے ہی دن مضمون کی ضرورت ہوتی اور وہ کہتی میں اب جا رہی ہوں کیونکہ وقت ہو گیا ہے مگر چونکہ اسے ہمارے سلسلے سے دلچسپی ہو گئی تھی اس لئے وہ کہتی میں زائد وقت کی ملازمت نہیں کر سکتی لیکن میں یہ کر سکتی ہوں کہ مضمون ساتھ لے جاؤں اور گھر پہ اسے ٹائپ کروں انجمن والے مجھے گھر کے کام سے نہیں روک سکتے اس وقت میرا اختیار ہے کہ میں جو چاہوں کروں آپ مجھے اس وقت کی تنخواہ نہ دیں میں آپ کا کام مفت میں کروں گی یا اگر آپ مجھے کچھ دینا چاہیں تو بعد میں انعام کے طور پر دے دیں۔ اس طرح وہ مشن کا کام کیا کرتی تھی کیونکہ ڈرتی تھی کہ اگر انہیں پتہ لگا کہ میں 6 گھنٹے سے زیادہ کہیں کام کرتی ہوں تو وہ مجھے نکال دیں گے اور پھر مجھے کہیں بھی نوکری نہیں ملے گی۔ یہ چیزیں ابھی ہمارے ملک میں نہیں آئیں لیکن جب آئیں تو پھر لوگوں لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اب تو وہ پانچ سات روپیہ میں نوکر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جس دن نوکر کی پچاس روپیہ تنخواہ ہو گئی اور 100 روپیہ تمہیں ملا تو تم نوکر کہاں رکھوں گے۔ آج کل یورپ میں نوکر کی تنخواہ تین پونڈ ہفتہ وار ہے جس کے معنے آج کل کے پاکستانی روپیہ کی قیمت کے لحاظ سے 120 روپے ماہوار کے ہیں اور کھانا بھی ساتھ ہی دینا پڑتا ہے۔ اس زمانہ میں اوپر کے طبقے کی تنخواہیں گر رہی ہیں اور نچلے طبقے کی تنخواہیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص سات آٹھ سو روپیہ ماہوار لیتا ہے وہ بھی ملازم نہیں رکھ سکتا۔ صرف ہزاروں روپیہ ماہوار کمانے والا ملازم رکھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایک وقت کا کھانا دو تین وقتوں میں کھا لیا یا ایک وقت ہوٹل میں جا کر کھا لیا اور دوسرے وقت کے کھانے میں کولڈ میٹ استعمال کر لیا اس طرح بہت سا وقت اور کاموں کے لئے بچ سکتا ہے۔ پھر ہمارے یہاں ایک یہ بھی ایک نقص ہے کہ بچوں کو کام کرنے کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ بچے دستر خوان پر بیٹھے ہیں اور شور مچا رہے ہیں کہ امی نوکر پانی نہیں لاتی کہ ہم ہاتھ دھوئیں۔ امی نوکر نے برتن صاف نہیں کئے۔ امریکہ میں ہر بچہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے برتن کو خود دھو کر رکھے۔ اور اگر وہ نہ دھوئے تو اسے سزا ملتی ہے کیونکہ ماں اکیلی تمام کام نہیں کر سکتی۔ اگر وہ کرلے تو اس کے پاس کوئی وقت ہی نہ بچے وہ اس طرح کرتی ہے کہ کچھ کام خود کرتی ہے اور کچھ کاموں میں بچوں سے مدد لیتی ہے۔ غرض یورپ میں اول تو روٹی بازار سے منگوائی جاتی ہے پھر انہوں نے کولڈ میٹ اور اسی قسم کی اور چیزیں اور ایسی بنالی ہیں جن کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہر وقت گرم کھانا کھایا جائے وہ اسی سے روٹی کھا لیتے ہیں پھر ایک وقت کا پکا ہوا کھانا دو وقتوں میں کھا لیتے ہیں اور پھر کام میں بچوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور اس طرح بہت سا وقت بچا لیا جاتا ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک لطیفہ پڑھا جو امریکہ کے ایک مشہور رسالے میں شائع ہوا تھا اور جس سے ان لوگوں کے کیریکٹر پر خاص طور پر روشنی پڑتی ہے۔ ایک باپ کہتا ہے کہ میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ میرے بچوں کو کبھی کبھی بھول جاتا ہے کہ آج سکول جانا ہے۔ کبھی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ ہم نے اپنے برتن صاف کرنے ہیں۔ کبھی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ ہم نے اتنے بجے سونا ہے۔ لیکن اگر کبھی ہنسی میں اپنے بچوں سے کوئی وعدہ کیا ہوا ہوتا ہے اور اس پر پانچ سال بھی گذر چکے ہوں تو وہ ان کو نہیں بھولتا۔

اس مثال سے ان کے کیریکٹر کا پتہ لگتا ہے کہ وقت پر سونا' وقت پر سکول جانا وقت پر کپڑے بدلنا اور کھانے کے برتن دھونا یہ سب بچوں کو سکھایا جاتا ہے۔

> میں تمام جماعتوں سے کہتا ہوں کہ جماعت کی صحیح تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی ست اور غافل ہو جاتا ہے تو وہ طاعون کے کیڑے سے زیادہ جماعت کے لئے زہریلا اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ کیونکہ طاعون کے کیڑے کا زہر اس قدر نہیں پھیلتا جس قدر ایسے شخص کا زہر پھیلتا ہے۔ پس ایک آدھ آدمی کی سستی کو بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کی ضرورت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

کسی کام کے متعلق یہ قیاس کر لینا کہ یہ نہیں ہو سکتا یہ غلط خیال ہے۔ بلکہ کام کرنے سے پیشتر یہ سوچ لینا چاہئے کہ کیا کام انسانی طاقت کے اندر ہے؟ ایک دفعہ اس امر کے متعلق سوچنے کے بعد کسی وقت یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ نہیں ہو سکتا نہ ہی پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہو کہ وہ ساتھ شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ ترقی ہمیشہ اس کام سے ہوتی ہے جو کامل وثوق اور یقین سے کیا جائے۔ اور دوسرے کے بھروسے پر نہ کیا جائے۔ (مطالبات تحریک جدید ص 168)

"اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آگیا ہے۔ ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہئے اور اگر آپ ہمت کریں اور (دعوت) کریں تو یقیناً بڑھ جائے گا۔ اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہئے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک جدید کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جاکر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

بشیر احمد شاہد دا۔الصدر ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

حیات کائنات میں کتنی قابل احترام ہستیاں جنم لیتی ہیں اور پھر رخصت ہو جاتی ہیں۔ کتنے پیارے وجود روشنیوں کے چراغ بن کر چمکتے ہیں اور پھر گل ہو جاتے ہیں۔ دنیائے گلشن میں کتنے دلفریب اور خوشنما پھول کھلتے ہیں اور پھر مرجھا جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روشن چراغ کبھی بھی ماند نہیں پڑتے بلکہ ان کی روشنی سدا قائم رہتی ہے۔ اور یہ خوبصورت پھول کبھی بھی مرجھایا نہیں کرتے بلکہ ان کی خوشبو کی مہک برسوں دماغوں کو معطر کرتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر یہی نہیں یہ حسن جمال و جلال کا امتزاج رکھنے والی بزرگ ہستیاں اپنی یادوں کے انمٹ نقوش اپنے پیچھے چھوڑے جاتی ہیں۔

خوشیاں اور غم زندگی کے دامن کے ساتھ سدا وابستہ رہتے چلے آئے ہیں۔ لیکن ایسے پیارے وجودوں کا المیہ مدتوں دلوں کو چرکے لگاتا چلا جائے گا۔ ان کی یادیں نجانے ہمیں کب تک تڑپاتی رہیں گی۔ دل انہیں ڈھونڈنے کی ناکام سعی کرے گا مگر وہ نہیں ملیں گے۔ عمیق سمندروں کی گہرائیوں میں اور آسمانوں کی بلندیوں کی طرف پرواز کر کے بھی ہم انہیں پا نہ سکیں گے۔ کیونکہ یہ اس کی خدائی کے خلاف ہے جسے وہ اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس کے سارے دنیاوی رشتے ان دنیا والوں سے ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جاتے ہیں۔ صرف اور صرف ایک ہی چارہ باقی رہتا ہے کہ ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کر کے ان کی نیکیوں، ان کے احسانوں کو یاد کر کے خدا تعالیٰ کے حضور ان کے بلند تر درجات کے لئے اپنی عاجزانہ دعاؤں کو وقف کر دیں۔ کہ اے میرے پیارے خدایا تو بہت ہی غفور و رحیم ہے۔ تو جو ازل سے اپنے پیاروں کے ساتھ محبت کا سلوک کرتا چلا آیا ہے اس بزرگ ہستی اور اس قابل صد احترام وجود کو بھی اپنے اسی انعام سے نواز جس طرح تو پہلوں کو نوازتا چلا آیا ہے۔ اے پیارے خدایا تو ایسا ہی کرنا۔

حضرت میاں صاحب کا پیارا وجود جو ہمدردی اور شفقت کا منفرد انداز ایک خصوصی جاذبیت اپنے اندر رکھتا تھا اس کا اس ناچیز نے بھی اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا تھا جس کا میرے دل و دماغ میں زندگی کے آخری سانس تک گہرا اثر رہے گا۔

اغلباً یہ سن 1966ء کی بات ہے۔ جب خاکسار ربوہ میں "شاہد کلاتھ ہاؤس" کے نام سے اپنا کاروبار کرتا تھا۔ کوئی صاحب غلط بیانی کر کے مجھ سے اڑھائی تین ہزار روپے کا کپڑا لے گئے لیکن جلد ہی مجھے اس کا علم ہو گیا۔ چنانچہ میں نے ان صاحب سے رابطہ کیا تو وہ صاف طور پر انکاری ہو گئے کہ میں تو کبھی بھی آپ کی دوکان پر گیا ہی نہیں۔ اور نہ میں نے آپ سے کبھی کوئی چیز خریدی ہے اس پر خاکسار بہت پریشان ہوا اور دعا پر بھی بہت زور دیا۔ لیکن مایوس نہ ہوا۔ چنانچہ میں نے ایک سکیم تیار کر کے کسی طرح سے یہ سارا جائزہ لے لیا۔ کہ جو اشیاء وہ مجھ سے لے کر گئے تھے وہ سب کی سب اسی طرح ان کے گھر پر پڑی ہوئی موجود ہیں۔ لہذا میں نے فوری طور پر حضرت میاں صاحب بحیثیت ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں یہ سارا معاملہ پیش کر دیا اور عرض کیا کہ فوری کوئی ٹھوس قدم اٹھا کر میری مدد فرمائیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہیں پوری طرح یقین ہے کہ یہ چیزیں ان کے ہاں موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب چیزیں ان کے ہاں موجود ہیں۔ اس پر آپ نے مجھے بھی یہ تنبیہہ فرمائی کہ اگر برآمد نہ ہو سکیں تو تمہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ میں نے عرض کیا۔ جی مجھے منظور ہے۔

چنانچہ اس پر آپ نے اپنے دفتر کے ایک سینئر کارکن کو بلوا کر اس کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی کہ ابھی جائیں اور اس محلہ کے صدر صاحب اور ایک اور معزز دوست کو ساتھ لے کر یہ چیزیں برآمد کریں۔ اور ساتھ ہی مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ان سب چیزوں کی لسٹ بنا کر دفتر امور عامہ کو بھی دے دو۔ تاکہ چیزیں ملنے پر چیک کر لی جائیں کہ وہی چیزیں ہیں۔ اس موقعہ پر آپ کا ایک پروقار اور جلالی انداز بھی دیکھنے میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے تو اخلاقی طور پر انہیں سمجھا کر ان سے یہ چیزیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی اگر وہ دے دیں تو بہتر ورنہ ان کی خانہ تلاشی لے کر یہ چیزیں برآمد کریں۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس کا ذمہ دار میں ہوں گا۔

لہذا آپ کی ہدایات پر عمل کر کے وہ سب کی سب چیزیں برآمد کر لی گئیں اور ہم لے کر آپ کے پاس حاضر ہو گئے۔ یہ لمحات عجیب کیفیت کے حامل تھے۔ میں نے اس وقت جو خوشی آپ کے چہرہ پر دیکھی اس سے حیران رہ گیا میں یوں محسوس کر رہا تھا کہ گویا کوئی بہت خوش کن معجزہ پیش آیا ہے جس سے آپ اس قدر خوش ہوئے ہیں۔ نیز مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہئے جو تمہیں یہ سب چیزیں مل گئی ہیں۔ پھر آپ نے بڑی شفقت بھری نظر سے میری طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ واقعی تم بڑے خوش نصیب ہو۔ جاؤ یہ چیزیں لے جاؤ۔ آئندہ محتاط رہنا۔

آہ! وہ الفاظ کتنے شیریں تھے ان میں شفقت کی کس قدر مٹھاس تھی۔ ان جذبات میں کتنی ہمدردی تھی اور وہ سب آپ کے احسان کی ایک معراج تھی۔ دل چاہتا ہے کہ آپ کا وہ پیارا وجود ایک بار پھر اسی شکل میں ہمارے سامنے لوٹ آئے۔ ہم انہیں دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا لیں۔ وہ واقعی ایک روشن چراغ تھا۔ اور خوبصورت پھول جس کی خوشبو صدیوں ہمارے دل و دماغ میں رچی بسی رہے گی۔ خدا تعالیٰ اس محسن وجود پر کروٹ کروٹ اپنے فضل نازل کرتا چلا جائے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

O

معجزہ تھا یا کرامات کی رات
رات اور ان سے مُلاقات کی رات

آنسوؤں کی جھڑی، برکھا کا سماں
ہجر کی شب بھری برسات کی رات

صبح بھی تیرگیٔ شب میں گِھری
ہائے یہ تلخیٔ حالات کی رات

کربلا میں شبِ عاشُور کا شور
ماتمِ عزّتِ سادات کی رات

میرے دل! وقت بھی رُک جائے گا کیا
کوئی رُک جائے اگر رات کی رات

کہہ رہا تھا یہ کوئی واقفِ راز
مَوت ہے ترکِ حجابات کی رات

کیا تھی وہ طاقتِ پروازِ بشر
کیا تھی وہ سیرِ سمٰوٰت کی رات

ہو گی تجدیدِ وفا سے بھی کبھی
آشنا ترکِ موالات کی رات

صلح کی رات تو آئی تھی ضرور
تھی مگر وہ بھی شکایات کی رات

رہ گئی حسرتِ ناکردہ گناہ
آگئی روزِ مکافات کی رات

عبدالمنان ناہؔید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب

(ولادت1853ء - بیعت1897ء - وفات1903ء)

حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کو رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک نہایت ممتاز اور بلند مقام حاصل ہے آپ کی داستان حیات بہت ایمان افروز اور اخلاص اور قربانی کے انتہائی جذبے اور عملی مظاہرے سے عبارت ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کو شیخ عجم کا خطاب دیا اور اپنی تصانیف میں آپ کا نہایت محبت بھرا ذکر فرمایا ہے۔

آپ ریاست افغانستان کے علاقہ خوست میں دریائے شمل کے کنارے موضع سید گاہ کے رہنے والے تھے آپ کو ڈیورنڈ لائن کے ریکارڈ میں صاحبزادہ لطیف جان کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا شجرہ نسب تو جل گیا ہوا ہے لیکن ہم نے اپنے باپ دادا سے ایسا ہی سنا ہے کہ ہم حضرت علی ہجویری گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں اور ہمارا دادا دہلی کے بادشاہ کے قاضی تھے کتابوں کی لائبریری تھی جو نولاکھ روپیہ کی تھی۔

آپ نے تعلیم ہندوستان میں حاصل کی تھی تمام علوم مروجہ کے عالم تھے امیر کابل (عبدالرحمان) بھی قائل تھا کہ ہمارے ملک میں آپ ایک عالم باعمل شخص ہیں۔ جو بھی کابل کا گورنر خوست کے لئے مقرر ہوتا آپ کا تابعدار اور آپ کے پہلو میں بچہ کی طرح رہتا۔ آپ ایک بہت بڑے خاندان کے رئیس اور صاحب علم وفضل تھے اور پچاس ہزار کے قریب آپ کے شاگرد اور مرید تھے (اس وقت افغانستان کی آبادی چند لاکھ ہوگی)

احمدیت سے آپ کا تعارف 1894ء میں اس وقت ہوا جب انگریز متحدہ ہندوستان پر مسلط تھے اور برٹش انڈیا اور افغانستان کی سرحدوں کا تعین ہوا۔ سرحدوں کے تعین کے لئے برٹش انڈیا کی طرف سے Sir Mortimer Durand اور نواب سر عبدالقیوم آف ٹوپی (پشاور) مقرر ہوئے اور افغانستان کی طرف سے امیر کابل نے خوست کے گورنر شرندل خان اور حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کو مقرر کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے دیکھا کہ امیر عبدالرحمان خان کی رعایا کا کئی سو میل کا حصہ انگریزوں کے قبضہ میں آیا ہوا ہے اس کے مطابق انہوں نے نقشہ تیار کرلیا تھا صاحبزادہ صاحب نے اس نقشہ پر زمین تقسیم کرنے سے انکار کردیا اور ایک نیا نقشہ تیار کرنے کا انگریزوں سے وعدہ لے لیا جس میں وہ زمین امیر کابل کے قبضہ میں کردی۔ نیا نقشہ لینے آپ کرم پاڑہ چنار گئے جہاں ایک شخص نے آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک کتاب دی آپ نے فرمایا مجھے یہاں کام ہے گھر جا کر کتاب پڑھوں گا آپ نے جب وہ کتاب پڑھی تو بہت پسند کی اور اپنے مہمان خانہ میں اپنے خاص آدمیوں کو سنائی پھر آپ نے چند شاگردوں کو قادیان بھجوایا اور 1897ء میں بیعت کا خط اپنے خاص شاگرد حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کے ہاتھ بھجوایا اور کچھ خلعتیں بطور تحفہ بھجوائیں۔ انہی دنوں میں آپ کا ایک اور شاگرد حضرت صاحب سے امیر کابل کے نام دعوت الی اللہ کا خط لکھوا کر لے آیا اور انہوں نے وہ خط آپ کو دیا آپ نے وہ خط گورنر خوست شرندل خان کو دکھایا اور کہا کہ بے شک یہ عظیم الشان کلام ہے لیکن بادشاہ اتنی سمجھ نہیں رکھتا اس لئے آپ یہ خط رہنے دیں۔

انہی دنوں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کو راہ خدا میں قربان کیا گیا تھا اور آپ کی بہت ساری شکایات امیر کابل کو پہنچائی گئیں آپ گورنر خوست کے مشورہ سے کابل آئے اور امیر عبدالرحمان خان سے ملاقات کی اس نے کہا کہ آپ کی بابت میرے پاس بہت رپورٹیں آئی ہیں مگر اب آپ کے آنے پر میں خوش ہوں آپ امیر کی اجازت سے کچھ عرصہ کابل رہے اور اوامرو نواہی کے علاوہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اس دوران اکتوبر1901ء میں امیر عبدالرحمان خان فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا امیر حبیب اللہ خان تخت نشین ہوا۔ وہ بھی اپنے والد کی طرح آپ سے بہت عزت سے پیش آیا اور دستار بندی کے لئے تبرکاً آپ کو بلایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا شوق زیارت بانی سلسلہ احمدیہ بڑھتا جارہا تھا۔

آپ نے ارادہ کیا کہ وطن سے نکلیں اور قادیان میں حضرت بانی سلسلہ کو مل لیں چنانچہ آپ امیر حبیب اللہ خان سے اجازت لے کر کابل سے نکلے اور 18 نومبر1902ء کو قادیان پہنچے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں "جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا.... اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔"

آپ نے فیضان صحبت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو میں نے ایسا پر نور حسن سے دیکھا کہ ایسا کبھی بھی کسی نے نہیں دیکھا پھر فرمایا ہم نے تو پہلے ہی خدا تعالیٰ کو پہچانا تھا اور یہاں تک کہ خدا کے دروازہ کی کنڈی (زنجیر) بھی کھٹکھٹائی تھی لیکن بانی سلسلہ احمدیہ سے ہمیں ترکیب (کھٹکھٹانے کی طرز) معلوم ہو گئی آپ نے فرمایا بہت دفعہ مجھے خیال آیا کہ میں اپنے بازوؤں پر لکھوں کہ غلام ہوں کیونکہ میرا جسم بالکل بانی سلسلہ احمدیہ کا جسم بن گیا ہے واپسی پر آپ کے ملک اور گاؤں والوں نے آپ کا استقبال کیا آپ کے عزیز واقارب یہ سن کر رنجیدہ ہوئے کہ آپ سارا عرصہ قادیان رہے اور خوف کا اظہار کیا کہ اگر یہ باتیں امیر تک پہنچیں تو ہم سب قتل کئے جائیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہاں خطرہ محسوس کرتے ہو تو بنوں چلے جاؤ وہاں بھی تمہاری زمین ہے۔

گورنر خوست نے بھی حاضر ہو کر دعوت الی اللہ سے منع کیا اور تمام عزیز واقارب نے بیزاری کے خطوط لکھے لیکن آپ نہ ٹلے اور پانچ خطوط بادشاہ کے درباریوں کو بھی لکھے۔ امیر نے حکم دیا کہ آپ کو خوست میں نظر بند کردیا جائے چنانچہ آپ کو گورنر خوست نے نظر بند کردیا اور کچھ عرصے بعد کابل بھجوادیا جہاں آپ کو مارگ کے قید خانہ میں بند کردیا گیا اور ایک من چوبیس سیروزنی زنجیر غراغراب لگادی جس سے آپ کمر سے گردن تک گھرے ہوئے تھے اس میں ہتھکڑی بھی شامل تھی اور پاؤں میں آٹھ سیروزنی بیڑی ڈالی گئی اس حالت میں آپ کو ڈیڑھ ماہ (یا چار ماہ) رکھا گیا لیکن آپ کے پائے ثبات میں معمولی سی لغزش بھی نہ آئی اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ غیر معمولی سلوک رہا۔ امیر کابل نے کئی بار توبہ کی فہمائش کی لیکن آپ نے انکار کردیا اور فرمایا میں سچائی سے توبہ کروں اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس عذاب سے ڈرتا ہوں جو کبھی ختم نہیں ہوتا سنا ہے کہ اتمام حجت کے لئے آپ نے تحریری مباحثہ بھی کیا اور امیر کو غلط رپورٹ دے کر آپ کو سنگسار کرنے کی سزا تجویز کی گئی اور بڑی . بے دردی سے آپ کو 14جولائی1903ء کو سنگسار کیا گیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے حالات لکھ کر فرمایا۔

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا.... جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں ... تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔"

آپ نے فرمایا۔

"صاحبزادہ مولوی عبداللطیف جس نے جان نثاری کا یہ نمونہ دکھایا ہے..... کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک تھا کہ سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا۔"

بعد میں آپ کی نعش کو نکال کر خوست لے جایا گیا جہاں گورنر شرندل کے بیٹے نے جنازہ پڑھایا اور خوست میں آپ کو دفن کیا گیا لیکن وہاں سے بھی نعش نکلوا کر کسی نہ معلوم جگہ بالآخر تدفین عمل میں آئی۔

آپ کے اس واقعہ کے بعد آپ کے اہل و عیال اور خاندان کو بھی بہت دکھ دیئے گئے انہیں جلاوطن کر کے بلخ پہنچایا گیا اور تمام جائیداد ضبط کرلی دکھوں کا یہ لمبا عرصہ مدوجزر کی کیفیت میں گزرتا رہا۔

مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت سید عبداللطیف صاحب نے اپنی یادگار ایک اہلیہ اور پانچ فرزند چھوڑے۔ اہلیہ صاحبہ کا نام شاہ جہاں بی بی اور بچوں کے نام یہ تھے (1) صاحبزادہ سید محمد سعید صاحب (2) صاحبزادہ سید عبدالسلام صاحب (3) صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب (4) صاحبزادہ سید محمد عمر صاحب (5) صاحبزادہ محمد طیب صاحب۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 347

لکھا ہے کہ آپ کے صاحبزادگان میں سے صاحبزادہ سید محمد سعید جان صاحب اور صاحبزادہ محمد عمر جان صاحب کو بھی قتل کروادیا گیا پھر بھی دشمن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی ذریت ختم نہ کرسکا جو اب کئی ملکوں میں آباد ہے۔

یاد رفتگان

محترمہ امتہ القیوم صاحبہ

بنت میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد

محترمہ امتہ القیوم صاحبہ بنت میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد مورخہ 18 دسمبر1997ء کو نو بجے شب انتقال فرماگئیں ان کی عمر 39 سال تھی۔ ان کی یادگار دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ موصوفہ صدر لجنہ اماء اللہ وزیر آباد تھیں اور کینسر کا اپریشن ہونے تک صدارت کے فرائض ادا کرتی رہیں۔

موصوفہ داعیہ الی اللہ تھیں۔ جماعتی خدمات کا جذبہ نمایاں رہتا تھا۔ جب کبھی کسی گھرانے میں خدمت کی ضرورت ہوتی اسی وقت اس گھرانہ میں پہنچ کر خدمت کا فریضہ ادا کرتیں۔ بے شمار غرباء کے گھر جا کر ان کی تکالیف کا مداوا کرنے کی کوشش کرتیں۔ غرباء کی شادی بیاہ کے مواقع پر اپنے ہاتھ سے بنا کر کپڑے ان کے گھر بھجوایا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی خوابیں ان کی زندگی میں پوری ہوتی رہیں۔ چند سال قبل صحت کی حالت میں گھر میں خواب بیان کی کہ میں جرمنی کے جلسہ سالانہ میں ہوں اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات ہوئی ہے۔ اس کے بعد کینسر سے بیمار ہوئیں اور اسی بیماری کے علاج کے لئے جرمنی کا ویزا لگا۔ ہمبرگ اپنے خالہ زاد بھائیوں کے پاس گئیں۔ اور وہاں سے سخت بیماری کی حالت میں 1997ء کے جلسہ کے موقع پر فرینکفورٹ آئیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور فرینکفورٹ کے ہسپتال میں جدید ترین علاج میسر آنے کے باوجود صحت حاصل نہ ہو سکی۔ اور لاعلاج قرار دیئے جانے پر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سونیا گاندھی سیاست میں

آنجہانی راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی بالآخر بھارتی سیاست میں کھل کر شامل ہو گئی ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ سابق وزیر اعظم کی بیوہ کی طرف سے کانگریس کی انتخابی مہم چلانے کے اعلان نے بھارتی سیاست کو ایک نیا رخ دے دیا ہے۔ کانگریس کے کارکنوں نے سونیا گاندھی کے اس اعلان پر ملک بھر میں جشن منایا۔ جبکہ دوسری پارٹیوں کے رہنما سونیا گاندھی کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش میں لگے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سونیا گاندھی کی آمد سے سیاسی منظر پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بھارتی کانگریس سونیا گاندھی کے اس اعلان پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی۔ پارٹی لیڈروں کو یقین ہے کہ گاندھی خاندان کا جادو چل جائے گا۔

1947ء سے 1991ء تک بھارت پر کانگرس کی حکومت نہرو خاندان کی وجہ سے قائم رہی۔ لیکن 1991ء میں سونیا گاندھی کے شوہر راجیو گاندھی انتخابات کے دوسرے مرحلے سے چند دن قبل ایک بم دھماکے میں ہلاک ہو گئے اس وقت کانگریس پہلا مرحلہ جیت چکی تھی۔ اس وقت سونیا گاندھی کو کانگریس کی قیادت پیش کی گئی لیکن اپنے شوہر کے غم کی شکار سونیا نے یہ پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ نرسیمار اؤ جو کہ پارٹی سیاست سے عملاً آؤٹ ہو چکے تھے اور دل کا بائی پاس آپریشن کروانے کے بعد آرام کرنے کے موڈ میں تھے ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نہرو خاندان کو بھارتی عوام کے دلوں میں جگہ بنانے کا ڈھنگ آتا ہے۔ نہرو اور اندرا گاندھی کے بعد راجیو گاندھی نے اس ڈھنگ کو کامیابی سے برتا تھا۔ لیکن حالیہ چند برسوں میں کانگریس زوال کا شکار رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ بھی یہی کہی جاتی ہے کہ کانگریس میں نہرو خاندان اور گاندھی خاندان کا کوئی شخص سیاست میں نمایاں نہیں تھا۔ اور پارٹی میں کوئی کرشمہ ساز لیڈر موجود نہیں تھا۔ سونیا گاندھی کی سیاست میں آمد سے یہ کمی پوری ہو جائے گی۔

اس وقت کانگریس کو بی جے پی سے اصل معرکہ درپیش ہے بی جے پی مقبولیت میں سب سے آگے شمار کی جاتی ہے لہذا کانگرس سے ناراض ہو کر کانگرس سے باہر جانے والے لیڈروں نے بھی بی جے پی میں ہی پناہ ڈھونڈی ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ عین ممکن ہے کہ کانگریس کے ناراض ارکان اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر ڈالیں۔

ooo

امریکہ کی عراق کے حق میں رضامندی

گذشتہ سات سال میں پہلی بار ہوا ہے کہ امریکہ نے عراق کے حق میں کوئی رضامندی ظاہر کی ہے۔ خبروں کے مطابق امریکہ نے اقوام متحدہ کے تیل کے بدلے خوراک پروگرام کے تحت عراق کو خوراک اور ادویات فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ترجمان نے گذشتہ روز کیا۔ ترجمان نے کہا کہ امریکہ 1998ء کے شروع میں انسانی ہمدردی کے حوالے سے پیش ہونے والی رپورٹ پر عمل درآمد کرتے ہوئے عراق کے لئے امداد میں بھرپور حصہ لے گا۔ انہوں نے کہا کہ عراق کے حکمرانوں کی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث عراقی عوام کی معاشی' معاشرتی اور سماجی حالت بہت خراب ہو چکی ہے جس پر اقوام متحدہ کے ساتھ ساتھ امریکہ کو بھی تشویش ہے۔ ترجمان نے اقوام متحدہ کی منظوری کا بھی خیر مقدم کیا۔ جس کے مطابق روس اور آئس لینڈ کے جہازوں نے عراق میں امداد تقسیم کی۔

ooo

بھارت کے لئے روسی آبدوز

روس نے ایک جدید ترین ای کے ایم کلاس آبدوز بھارتی بحریہ کے حوالے کر دی ہے۔ اس کے آبدوز کو سندھو را کشک کا نام دیا گیا ہے۔ روسی ساحلی شہر سینٹ پیٹرزبرگ کی بندرگاہ ایڈر لئی میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں آبدوز بھارت کی بحریہ کے حوالے کر دی گئی۔ اس تقریب میں روس میں متعین بھارتی سفیر رابن سین اور روسی بحریہ کے متعدد سینئر افسران بھی شریک تھے۔ دفاعی ماہرین نے بتایا ہے کہ یہ آبدوز سراغرسانی اور حملہ کرنے کے انتہائی جدید آلات سے لیس ہے۔

ooo

بال ٹھاکرے کے عزائم

بھارتی ہندو انتہا پسند تنظیم شیو سینا کے سربراہ بال ٹھاکرے کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ اس جماعت نے اپنی انتخابی مہم کی بنیاد مذہبی تعصب اور پاکستان کے خلاف نفرت پر رکھی ہے۔ شیو سینا' بی جے پی کی اتحادی ہے اور خصوصاً مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے میں مصروف ہے۔ شیو سینا کے سربراہ بال ٹھاکرے نے گذشتہ اور عالمی خبر رساں ایجنسی رائٹر کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں اعلان کیا کہ برسراقتدار آنے کے بعد پاکستان کے خلاف سخت گیر موقف اختیار کیا جائے گا۔ اور مسئلہ کشمیر کا حل طاقت کے زور سے نکالا جائے گا۔ بال ٹھاکرے نے کہا کہ پاکستان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایٹم بم بنانا ضروری ہے۔ اور یہ آپشن ہمیشہ کھلی رکھی جائے گی۔ اپنے اس جذباتی انٹرویو میں بال ٹھاکرے حقوق انسانی کی تنظیموں کو برا بھلا کہا اور کہا کہ ہم ان بلڈی لوگوں کو کشمیر میں مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے۔ کشمیر ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کا ذمہ دار صرف پاکستان نہیں ہے بلکہ بھارت کی کمزور حکومتیں بھی اس کی برابر کی ذمہ دار ہیں' جنہوں نے سیکولرزم پر مبنی مضحکہ خیز پالیسیاں بنائیں۔ ڈکٹیٹرشپ ہی وہ واحد راستہ ہے۔ جس سے عوام عزت و وقار کی زندگی گذار سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی جلد ہی انتخابات جیت لے گی۔

ooo

اسرائیلی وزیر اعظم کا خفیہ منصوبہ

ایک طرف اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ معاہدے کر رہا ہے اور دوسری طرف بھارتی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو فلسطینوں کے خلاف خفیہ منصوبے بنا رہے ہیں۔ چنانچہ خبر ملی ہے کہ اسرائیل کے وزیر اعظم نے عالمی برادری کی طرف سے تمام اعتراضات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی توسیع پسندانہ پالیسی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسرائیلی ٹیلی ویژن نے اپنی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا ہے کہ وزیر اعظم نیتن یاہو نے حالیہ ہفتے کے دوران وادی اردن کے بالکل اوپر واقعہ مغربی کنارے کی اسرائیلی آبادی میں پچپن نئے گھروں کا اضافہ کرنے کا خفیہ طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس مقصد کے 22 لاکھ ڈالر کی خطیر رقم مختص کر دی ہے۔ اسرائیلی ٹی وی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ وزیر اعظم نے یہ فیصلہ مغربی کنارے کی یہودی آبادی معالے افیراہیم کے دورے کے دوران کیا تھا۔ معالے افراہیم میں اس وقت پندرہ سو یہودی آباد ہیں جبکہ 55 نئے گھروں کی تعمیر سے یہاں پر یہودی آبادی میں تین سو سے چار سو تک کا اضافہ ہو جائے گا۔

اسرائیل کے وزیر اعظم کے اس فیصلے سے فلسطین اور امریکہ دونوں کے اس مطالبے کی نفی ہوتی ہے۔ کہ اسرائیل امن مذاکرات میں تعطل دور کرنے کے لئے یہودی آبادی میں توسیع کے عمل کو روک دے۔

ooo

عراق کا احتجاج

عراق نے اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کار انسپکٹروں نے ایک تفریحی مقام کی بھی تلاشی لے ڈالی ہے اس تفریحی مقام پر صدر صدام اکثر جایا کرتے ہیں۔ عراقی نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے ایک پریس کانفرنس میں اس تلاشی پر سخت غصے کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کی طرف سے تلاشی پر مامور یہ کام ایک امریکی انسپکٹر نے کیا ہے۔

اس سے پہلے عراقی نائب وزیر اعظم نے کہا تھا کہ عراق امریکہ کے کسی بھی فوجی حملے کی صورت میں اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار ہے بی بی سی ٹیلی ویژن اور سی این این کے مطابق طارق عزیز نے یہ بات اسلحہ کے انسپکٹروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر کے چار روزہ دورۂ عراق کے بعد کہی جہاں انہوں نے عراق کے حکام سے ان کے مہلک ہتھیاروں کے بارے میں بات چیت کی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نائب وزیر اعظم نے اقوام متحدہ کی جانب سے مہلک ہتھیاروں کے معاملے میں عراقی موقف کا اعادہ کیا اور واضح کیا کہ ان کا ملک انسپکٹروں کو صدر صدام کے محل کی تلاشی کی کبھی اجازت نہیں دے۔ انہوں نے کہا کہ معائنہ کاروں کا کام ہتھیاروں کو تباہ کرنا ہے۔ اور ان کا صدارتی محلات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امریکی صدر کلنٹن نے عراق کو خبردار کیا تھا کہ اگر معائنہ کاروں کے کام میں رکاوٹ ڈالی گئی تو امریکہ دیگر اقدامات کرے گا۔ عراق نے جواباً کہا ہے کہ وہ امریکی فوجی حملے کی صورت میں دفاع کے لئے تیار ہے۔

ooo

ایران کے مذہبی رہنماؤں میں اختلافات

ایران کے مرحوم مذہبی پیشوا اور رہنما آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد ایک عرصے تک تو ایرانی مذہبی لیڈر متحد رہے لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اب ان کے باہمی اختلافات سامنے آ رہے ہیں۔ چنانچہ خبر ملی ہے کہ ایران کے ایک مذہبی سیاسی رہنما آیت اللہ منتظری پر بغاوت کا مقدمہ قائم کرنے کے لئے غور کیا جا رہا ہے۔ اخبار ہیرالڈ ٹریبون کے مطابق آیت اللہ خامنائی کے قریبی حلقوں کی طرف سے اس بات کا واضح اشارہ ملا ہے کہ آیت اللہ منتظری کے حالیہ بیانات کی روشنی میں ان پر بغاوت کا مقدمہ چلانے کے لئے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ آیت اللہ خامنائی آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد سے اب تک ایران کے مذہبی پیشوا سیاسی لیڈر چلے آ رہے ہیں۔ آیت اللہ منتظری نے ان کی اس حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔ اور حکومتی معاملات میں ان کے عمل دخل پر تنقید کی تھی۔ اس سلسلے میں صدر خاتمی نے قدرے نرم رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ انہوں نے آیت اللہ منتظری کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ قائم کرنے کا اشارہ دے دیا ہے۔

ایران میں اس وقت آیت اللہ منتظری کے بیانات پر شدید بحث جاری ہے۔ آیت اللہ خمینی مرحوم کی صاحبزادی عذرا مصطفوی نے آیت اللہ منتظری کے بیان کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ان کے والد آیت اللہ خمینی نے خامنائی کو ہی اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

11- اکتوبر 1997ء کو واپس آ گئیں۔ حضرت صاحب سے جرمنی میں رابطہ کر کے نسخہ حاصل کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم غالب آئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

موصوفہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھیں 1976ء میں اپنے خاندان میں شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں بیٹوں اور ایک بیٹی کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اقبال ثاقب صاحب کارکن دفتر امیر صاحب اسلام آباد ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب کو 15 دسمبر 1997ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کے باعمر سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تلاش گمشدہ

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالحفیظ صاحب کوارٹر نمبر 23 تحریک جدید 9 دسمبر 97ء کو دارالرحمت غربی سے دارالیمن بذریعہ ٹانگہ جا رہیں تھیں کہ سفر کے دوران ان کی ایک سونے کی مالا گر گئی اگر کسی صاحب کو ملے تو صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کے دفتر پہنچادیں۔

خدمت دین کی صلاحیت حاصل کرنے کا طریق

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کرلیتی جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہوجاتی...... اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کرکس طرح سکتے ہیں۔"

(مطالبات تحریک جدید ص 175)

مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ ان ارشادات کے مطابق اپنے ماحول کو ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیں تاکہ ہم سب مل کر زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی سعادت پاتے رہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع راولپنڈی، ضلع اٹک برائے وصولی چندہ الفضل اور توسیع اشاعت الفضل دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درس کلام الٰہی

دوبارہ ٹیلی کاسٹ

درس کلام الٰہی احمدیہ ٹیلی ویژن پر روزانہ شام ساڑھے چار بجے سے پونے چھ بجے تک ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے روز صبح سات بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے (سوائے ہفتہ کے۔ کیونکہ جمعہ کو درس نہیں ہوتا) احباب استفادہ فرمائیں۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ثناء اللہ صاحب شبلی ایک عرصہ سے پیچیدہ تکالیف کا شکار ہیں جن کی پوری طرح تشخیص ابھی تک نہیں ہوسکی۔ ان کے بیٹے مکرم سیف الرحمٰن صاحب (امریکہ) علاج کے لئے انہیں لاہور لے جارہے ہیں۔ اسی طرح محترمہ کے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن صاحب (نیشنل بینک آف پاکستان) قاہرہ میں ایک سال تک زیر علاج رہنے کے بعد پاکستان واپس آگئے ہیں۔ ہردو کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالاعلیٰ صاحب معتمد خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں۔

عزیز عدنان احمد (عمر 12 سال) ابن مکرم ریاض احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کا دل کا اپریشن بفضل خدا کامیاب ہوگیا ہے اور عزیز گھر واپس آگئے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ راولپنڈی میں اپریشن کے دوران جن احباب نے خون وغیرہ دینے کے سلسلہ میں تعاون کیا ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

چندہ میں اضافہ

○ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ یکم جنوری 1998ء سے ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کا سالانہ چندہ -/70 روپے سالانہ اور ماہوار قیمت سات روپے فی پرچہ مقرر کی گئی ہے۔

خریداران وایجنٹ حضرات سے حسب سابق تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 6-جنوری 1998ء

12-30 رات- جرمن سروس-

1-30 چلڈرنز کارنر-

2-00 درس کلام الٰہی (نمبر 6) (1998ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل یو-کے-

3-45 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

5-05 تلاوت- درس حدیث- خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 درس کلام الٰہی (نمبر 6) (1998ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل یو-کے-

8-45 اردو کلاس-

10-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-

11-05 تلاوت- درس حدیث- خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

12-00 پشتو پروگرام-

1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 طبی معاملات- "دل کی بناوٹ" مہمان- ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ہارٹ سپیشلسٹ) میزبان- ڈاکٹر ثاقب سمیع-

4-30 لائیو- درس کلام الٰہی (نمبر 7) از حضرت صاحب- بیت الفضل یو-کے- 1998ء-

6-05 تلاوت- خبریں-

6-30 انڈونیشین پروگرام- خطبہ-

7-15 بنگالی پروگرام-

8-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 نارویجین پروگرام-

11-05 تلاوت- درس حدیث- خبریں-

11-30 اردو کلاس-

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہوسکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تاان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تاان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 5- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ 1973ء کا آئین اتفاق رائے سے بنا تھا۔ مگر مارشل دور میں ترامیم ہوئیں جن پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ آئینی ترامیم پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ آٹھویں ترمیم سمیت دیگر ترامیم میں موجود اچھی چیزیں برقرار رہیں گی۔ وزیراعظم نے والٹن ایرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر کے خلاف ریفرنس پرانے کیسوں پر دائر کئے گئے ہیں۔ ہماری افغان پالیسی میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سازش کرنے والوں کو خود ہی جال میں پھنسادیا۔

○ وزیراعظم نے بابا فرید الدین کے مزار پر پاکپتن میں حاضری دی اور اعلان کیا کہ پاکپتن کو سوئی گیس دی جائے گی۔

○ وزیراعظم نے بابا فرید گنج شکرؒ کے مزار کے توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کے تمام اخراجات وفاقی حکومت برداشت کرے گی۔ اس منصوبے پر 18 کروڑ لاگت آئے گی اس موقع پر وزیراعظم کی دستار بندی کی رسم بھی ادا کی گئی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ایک سال کے اندر قرضوں سے نجات حاصل کر کے ملک کو اپنے پاؤں کو کھڑا کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پہاڑ کی طرح گراں قرضے مجھے بھی ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ مگر خود کفالت کا تہیہ کر رکھا ہے۔

○ مصدقہ ذرائع کے مطابق چیف جسٹس آف پاکستان اجمل میاں نے ہدایت کی ہے کہ سیاسی اور متنازعہ مقدمے ہفتے میں صرف ایک بار لگائے جائیں۔ چند ماہ کے دوران حکومت عدلیہ تنازعہ کے دوران سماعت نہ ہونے کے باعث 10 ہزار مقدمے جمع ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کسی بھی ادارے میں غیر قانونی اقدامات کرنے والوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ 50 روپے سے کم مالیت کے کرنسی نوٹ ختم کر کے سکے جاری کئے جائیں گے۔ ایک روپیہ سے دس روپیہ مالیت کے کرنسی نوٹوں کو تین مراحل میں ختم کرنے کا منصوبہ مرتب کیا گیا ہے۔ ایک اور دو روپے کے نوٹوں کی چھپوائی جولائی 97ء سے بند ہو چکی ہے۔ زیر گردش نوٹ بھی آہستہ آہستہ ختم کر دیئے جائیں گے۔ آئندہ دو برسوں میں 5 اور 10 روپے کے نوٹ ختم کریں گے۔ ایک۔ 2، 5 اور 10 روپے کے سکے جاری کئے جائیں گے۔

○ سوہاوہ کے قریب ترکی موڑ کے پاس لاہور سے آنے والی بس اور آئل ٹینکر کی ٹکر سے آگ بھڑک اٹھی جس نے بس کو اور اس کے پیچھے آنے والی تین کاروں اور ٹرالوں کو بھی اپنی زد میں لے لیا جس کے نتیجہ میں کل 65 افراد ہلاک ہو گئے۔ بس کے مسافروں میں سے بعض نے چھلانگیں لگا کر جانیں بچائیں۔ باقی موقع پر زندہ جل گئے۔

○ رمضان المبارک میں عمرہ کی غرض سے لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ پہنچ گئے ہیں۔

○ ملتان کے نواحی علاقہ اڈا محمد پور کے قریب واقع پٹرول پمپ پر نامعلوم دہشت گردوں نے پمپ کے تین ملازموں کو تیز دھار آلے سے ہلاک کر دیا۔ تینوں کو ذبح کرنے کے بعد لاشیں کنوئیں میں پھینک دیں۔

○ ملک بھر میں برکتوں کا مہینہ شروع ہوتے ہی سبزی اور دیگر اشیاء خوردنوش میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قیمتوں میں استحکام کے لئے پولیس اور مجسٹریٹوں کی ٹیمیں بنائے۔ پھلوں اور سبزیوں کی قیمتوں میں 15 سے 50 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ صرف گھی حکومتی اعلان کے مطابق 42 روپے کلو پر دستیاب ہے۔

○ جنرل سیلز ٹیکس کی وصولی کے لئے ملک بھر میں کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ جبکہ تاجروں نے اسے مسترد کرتے ہوئے تحریک چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت تذبذب کا شکار ہو گئی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے محکمہ تعلیم میں بھرتی پر پابندی ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ابتدائی طور پر صوبہ بھر کے پرائمری۔ مڈل اور ہائی سکولوں میں گریڈ 6 سے 17 تک کی 12035 خالی آسامیاں میرٹ پر پر کی جائیں گی۔ آسامیاں مشتہر ہوں گی۔ تمام کارروائی اسی ماہ مکمل کی جائے گی۔ اساتذہ کو کنٹریکٹ دیا جائے گا۔ ہر شخص کو اس کے ڈومیسائل والے ضلع یا شہر میں ملازمت ملے گی۔ انہیں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

○ ملتان اور ساہیوال میں دن دیہاڑے ڈاکے پڑے اور مجموعی طور پر 53 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ اور بینک گارڈ کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ بی بی سی کے مطابق الجزائر کے مغربی صوبے کے چار دیہات میں پہلے روزہ کے دن غروب آفتاب کے بعد 712 افراد کو بے دردی سے ہلاک کر کے لاشوں کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ شیر خوار بچے بھی محفوظ نہ رہے۔

○ ہانگ کانگ میں "برڈ فلو" کو روکنے کے لئے دس لاکھ چوزے اور بطخیں اور کبوتر مار دیئے گئے ہیں۔

○ افغانستان میں پھر لڑائی چھڑ جانے سے امن مذاکرات خطرے میں پڑ گئے ہیں۔

○ پہلے امریکی ہواباز اے ہیرالڈ براملے 99 برس کی عمر میں انتقال کر گئے ہیں۔ براملے وہ پہلے ہواباز تھے۔ جنہوں نے 1930ء میں بحرالکاہل کو ہوائی جہاز کے ذریعے عبور کرنے کی کوشش کی تھی انہوں نے ایک انجن والے جہاز کے ذریعے ٹوکیو سے ناکوما تک پرواز کرنے کی کوشش کی تاہم خراب موسم اور جہاز کے ایندھن کا پمپ خراب ہونے کے باعث وہ جاپان لوٹنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے پاکپتن میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا بس چلے تو ایک منٹ میں تمام مسائل حل کر دوں ملک بچ گیا تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم نے ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچایا ہے۔ نچلی سطح پر بہت ظلم ہو رہا ہے۔ حالات اس قدر خراب ہیں کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔

○ صدر مملکت جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے روزنامہ "خبریں" کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "خبریں" کسی کی حمایت یا مخالفت صرف ملک و قوم کے لئے کرتا ہے عوامی مقبولیت کا جو درجہ "خبریں" نے حاصل کیا ہے وہ طویل مجاہدہ کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ تازہ اطلاعات میں یہ سب سے آگے ہے۔ اس کا منشور ہر محب وطن پاکستانی کے دل کی آواز ہے۔ ضیاء شاہد ایک جہاندیدہ اخبار نویس ہیں۔

○ انٹرنیشنل رپورٹ کے مطابق دنیا کی 25 طاقتور خواتین میں ہیلری کلنٹن دوسرے درجہ سے پہلے پر آگئیں۔ بے نظیر پہلے نمبر سے آخری نمبر پر چلی گئیں۔ تیسر نمبر پر ملکہ الزبتھ۔ چوتھے پر مارگریٹ تھیچر ہیں۔

○ پاکستان سے سعودی عرب کے لئے پہلی حج پرواز 28 فروری کو روانہ ہوگی۔

الیف بی ڈسٹری بیوٹرز اور
فرحت کلینک (ہومیو) ربوہ
فون: 766
اوقات کار آجکل: 9 بجے صبح تا 4 بجے شام

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212866 رہائش 212867

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
پروپرائیٹر
موبائیل: 0300-661524 ملک عبدالصمد

بدہضمی گیس ٹربل کا فوری علاج

نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص مرکبات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے لئے ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں۔
اکسیر ہاضم
تیار کردہ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429889

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
۲۰ گرام/ ۴۰ روپے، ۶۰ گرام/ ۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام/ ۲۰۰ روپے
۳۰۰/ روپے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 0361-7750609/212464
• راولپنڈی۔ اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد
فون دفتر: 213115